روزنامہ
الفضل
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر عبدالسمیع خان
ہفتہ 12 اگست 2000ء 11 جمادی الاول 1421 ہجری - 12 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 183

وطن کی محبت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الاِیْمَانِ

وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

(المقاصد الحسنہ از علامہ عبدالرحمان سخاوی حدیث 386 دارالکتاب العربی)

بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے راہ نما ارشادات

ذات اور عقیدہ کچھ بھی ہو ہر پاکستانی کے حقوق و فرائض مساوی ہیں

آج تم آزاد ہو، اپنے مندروں، مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے

تمہارا مذہب، تمہاری ذات، تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو کاروبار مملکت سے اس کا کچھ تعلق نہ ہو گا

پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی سے قائداعظم کا تاریخی خطاب

بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان کے وقت پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی سے 11۔ اگست 1947ء کو ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ یہ خطاب پاکستان کے پالیسی سازوں کے لئے ایک راہ نما دستاویز ہے۔ جناب قائداعظم کے اس یادگار خطاب میں سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

اتحاد قائم کرو

"اگر تم باہم تعاون سے کام کرو گے (اور) ماضی کو بھول جاؤ گے۔ اور مخالفتوں کو ترک کر دو گے۔ تو تم لازماً کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور اس سپرٹ سے متحد ہو کر کام کرو گے۔ تو تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ خواہ ماضی میں اس کے تعلقات تمہارے ساتھ کیسے ہی رہے ہوں؟ خواہ اس کا رنگ اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ اول۔ دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے۔ جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں۔ تو تمہارے عروج و ترقی کی کوئی انتہاء نہیں رہے گی"۔

سب پاکستانی برابر ہیں

"ہر وہ شخص جو پاکستان میں رہتا ہے خواہ اس کا رنگ اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ اول۔ دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے۔ جس کے حقوق و فرائض مساوی ہیں"۔

"میں اس معاملہ پر انتہائی زور دینا چاہتا ہوں۔ کہ کچھ مدت میں اکثریت اور اقلیت اور ہندو قوم اور مسلم قوم کی تمام بدنمائیاں غائب ہو جائیں گی۔ کیونکہ آخر مسلمان ہونے کی حیثیت میں بھی تمہارے ہاں پٹھان، پنجابی، شیعہ، سنی وغیرہ موجود ہیں۔ اور ہندوؤں میں برہمن ویشنو کھتری اور بنگالی اور مدراسی ہیں۔ اگر مجھ سے پوچھو۔ تو کہوں گا۔ کہ یہ چیز ہندوستان کی آزادی و خود مختاری کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ رہی ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو تمہیں کوئی مفتوح نہ کر سکتا اور اگر کر بھی لیتا تو زیادہ مدت تک اپنا تسلط قائم نہ رکھ سکتا۔ اس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے"۔

عبادت اور عقیدے کی آزادی

"آج تم آزاد ہو۔ اس مملکت پاکستان میں تم اپنے مندروں میں آزادانہ جا سکتے ہو۔ اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جانے میں آزاد ہو۔ تمہارا مذہب تمہاری ذات۔ تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ کاروبار مملکت سے اس کا کچھ تعلق نہیں"۔

ایک مملکت کے شہری

"تم جانتے ہو، تاریخ شاہد ہے کہ کچھ مدت پیشتر انگلستان میں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ایک دوسرے کو آزار پہنچانے میں مصروف تھے۔ اور آج بھی بعض ایسی مملکتیں موجود ہیں۔ چین میں ایک خاص طبقے کے خلاف امتیازات اور قیود عائد کی جا رہی ہیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہم ایسے ایام میں اپنی مملکت کا آغاز نہیں کر رہے ہیں۔ ہمارا آغاز ایسے ایام میں ہو رہا ہے جب ایک قوم اور دوسری قوم ایک ذات اور دوسری ذات اور مسلک کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہیں رہا۔ ہم اس بنیادی اصول کی بناء پر آغاز کار کر رہے ہیں۔ کہ تمام شہری ایک مملکت کے شہری ہیں"۔

"انگلستان کے لوگوں کو بھی ایک زمانے میں اسی صورت حالات کے حقائق کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور ان ذمہ داریوں اور گراں باریوں کو بھگتنا پڑا تھا۔ جو ان کی حکومت نے ان پر عائد کی تھیں۔ اور وہ اس آگ میں سے قدم بقدم گزر چکے ہیں۔ آج تم بجا طور پر کہہ سکتے ہو۔ کہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کا کوئی وجود باقی نہیں رہا۔ آج صرف یہ حقیقت موجود ہے کہ ہر شخص برطانیہ عظمیٰ کا شہری ہے (اور) ہر شہری کی حیثیت مساوی ہے۔ اور تمام شہری ایک قوم کے فرد ہیں"۔

سیاسی مساوات

"میرے نزدیک اب ہمیں اسی نصب العین کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ پھر تم دیکھو گے کہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد نہ ہندو، ہندو رہیں گے۔ نہ مسلمان، مسلمان رہیں گے۔ مذہبی معنوں میں نہیں۔ کیونکہ وہ تو ہر فرد کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ سیاسی معنوں میں سب ایک مملکت کے شہری ہوں گے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

قیام پاکستان میں ربانی طاقت و نصرت کی جلوہ نمائی

1947ء کے تاریخی اور خونچکاں حقائق • حضرت مصلح موعود کی حقیقت افروز تصریحات • حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خصوصی پیغام پاکستانی احمدیوں کے نام

قیام پاکستان کا تاریخی تناظر اور روح فرسا ماحول

پاکستان کی حقیقی عظمت و اہمیت کا تصور کرنے کے لئے یہ معلوم کرنا ازبس ضروری ہے کہ پاکستان کن بے پناہ اور ہوشربا مشکلات کے ہجوم 'روح فرسا ماحول' اور تباہ کن سازشوں کے خوفناک گرداب کے دوران معرض وجود میں آیا اور نقشہ عالم میں ایک نوزائیدہ ملک کی حیثیت سے ابھرا اور پھر ترقی کی راہوں پر گامزن ہونے لگا۔ پاکستان کے معروف دانشور اور نامور مؤلف و محقق جناب احمد شجاع پاشا کے قلم سے اس کا ایک جامع تاریخی جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"مسلم لیگ کا مطالبہ یہ تھا کہ وہ صوبے جن میں مسلمانوں کی واضح اکثریت ہے برصغیر سے الگ کر کے مسلمانوں کے حوالے کر دیئے جائیں۔ سندھ' بلوچستان' سرحد' پنجاب اور کشمیر ہی سے پاکستان کا نام لیا گیا تھا۔ ممکن ہے قائداعظم اور مسلم لیگ کے دوسرے لیڈروں کو اس تقسیم کا پہلے سے علم ہو۔ جہاں تک مسلم عوام کا تعلق ہے وہ تو یہی سمجھ رہے تھے کہ صوبے جس طرح موجود ہیں اسی طرح علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔ ان کی تقسیم اسی طرح نہیں ہوگی جس طرح بعد کو ہوئی۔ بنگال تو اس سے پہلے ایک بار تقسیم کیا گیا تھا۔ اس وقت کے وائسرائے لارڈ کرزن کی اپنی سوچ کے مطابق یہ بہت بڑا انتظامی یونٹ تھا اور اس کے مؤثر انتظام و انصرام کے لئے اس کی تقسیم ضروری تھی۔ مگر کانگریس نے اس تقسیم کے خلاف احتجاج کیا۔ ہندوؤں نے مظاہرے کئے اور حکومت کو ان پر تشدد مظاہروں سے مرعوب ہو کر بنگال کی تقسیم منسوخ کرنی پڑی۔ مگر پنجاب کی تقسیم کا سوال اس سے پہلے کبھی پیدا نہ ہوا تھا...

برطانوی پنجاب کا رقبہ 99089 مربع میل تھا اور 1941ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی کل آبادی 28418819 نفوس پر مشتمل تھی جن میں سے 16217242 مسلمان تھے۔ غیر مسلموں کی تعداد 12201577 تھی جن میں 3757401 سکھ بھی شامل تھے۔ انتظامی امور کے لئے اس صوبے کو ان دنوں پانچ کمشنریوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یہ پانچ ڈویژن راولپنڈی' ملتان' لاہور' جالندھر اور انبالہ مختلف اضلاع پر مشتمل تھے اور ان اضلاع کو انصرام کے لئے تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ حقیقی تقسیم سے قبل ایک تصوری تقسیم کا خاکہ سا تیار کر لیا گیا تھا اور اس خاکے میں لاہور' ملتان اور راولپنڈی کو مغربی پنجاب کا حصہ قرار دے دیا گیا تھا۔

صوبوں کی تقسیم اور تقسیم کے بعد حد بندی کے لئے باؤنڈری کمیشن تشکیل دیا گیا۔ قائداعظم اس تقسیم کے لئے اقوام متحدہ کی مدد حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ان کی تجویز تھی کہ اقوام متحدہ کی ایک سہ رکنی کمیٹی یہ کام اپنے ذمہ لے کیونکہ وہ اس ضمن میں بالکل غیر جانبدار ہو گی۔ تجویز انتہائی معقول تھی۔ کانگریس نے یہ تجویز مسترد کر دی۔

.... پہلے دونوں باؤنڈری کمیشنوں کے لئے الگ الگ چیئرمین نامزد کرنے کی تجویز تھی۔ مگر فریقین' کمیشن کی رپورٹ کے متعلق چونکہ عجلت میں تھے اس لئے سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کی طرف سے تجویز کیا ہوا ایک ہی نام قبول کر لیا گیا اور یہ نام تھا سر سرل ریڈ کلف (Cyril Radcliffe) کا۔ سیکرٹری آف سٹیٹ نے جن کے متعلق کہا تھا کہ وہ بڑے راست باز' کھرے اور دیانتدار انسان ہیں۔ بڑے وسیع تجربے کے مالک ہیں اور باصلاحیت قانون دان ہیں۔ سرل ریڈ کلف دونوں باؤنڈری کمیشنوں کے چیئرمین بنا دیئے گئے۔ وہ خود تو دہلی ہی میں رہے۔ انہیں کمیشن سے رپورٹیں باقاعدگی سے پہنچتی رہیں۔

باؤنڈری کمیشن کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے اکثریتی متصل علاقوں کا تعین کرنے کے بعد ان کی حد بندی کرے۔ اس کام کے لئے اسے بعض دوسرے عوامل سے اعانت حاصل کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ استصواب کی شرائط کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن کا اصل مقصد متصل یا ملحق اکثریتی علاقوں کا تعین کرنا تھا اور اس کے لئے انہیں مردم شماری میں دیئے گئے اعداد و شمار کو اکٹھے کر کے اصل حالات کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنی رپورٹ پیش کرنی تھی اور دوسرے عوامل کی حیثیت ثانوی تھی۔ مسلم لیگ کے نمائندوں جناب دین محمد اور جناب محمد منیر نے جن کی قیادت چودھری محمد ظفراللہ خان کر رہے تھے۔ اپنے دلائل انہی خطوط پر پیش کئے۔ کانگریس کے نمائندوں جناب مہرچند مہاجن اور جناب تیج بہادر اور خاص طور پر سکھوں کے نمائندوں نے اپنے دلائل کے لئے ان دیگر عوامل کا عام طور پر سہارا لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ان عوامل کو نظرانداز کر کے انہیں ثانوی حیثیت دے دی جائے تو باؤنڈری کمیشن کا قیام بے مقصد ہو جاتا ہے کیونکہ مردم شماری سے متعلق اعداد و شمار اکٹھے کر کے اکثریتی علاقوں کی نشاندہی تو ایک معمولی سرویئر بھی کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ابہام ضرور تھا اور اس ابہام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی ایک پریس کانفرنس نے معاملات کو اور بھی الجھا دیا۔ انہوں نے اسی پریس کانفرنس میں ضلع گورداسپور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے غالب اکثریت کا ذکر کیا اور یہ کہا کہ معمولی اکثریت کی بنا پر کوئی علاقہ کسی کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع گورداسپور میں مسلمانوں کی آبادی محض 50.4 فیصد ہے اور وہاں 49.8 فیصد غیر مسلم آباد ہیں۔ صرف 0.8 فیصد اکثریت کی بنا پر گورداسپور کو مسلم اکثریت کا ضلع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا گورداسپور کی طرف اشارہ مبنی برحقیقت نہ تھا۔ وہاں مسلمانوں کی آبادی 51.14 فیصد تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک فیصد سے زائد اکثریت کو بھی غالب اکثریت قرار نہ دیا جاتا۔ غالب اکثریت کے متعلق بھی کوئی واضح ہدایات نہ تھیں۔ سارے کا سارا معاملہ ایک شخص کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ گورداسپور ضلع کی چار تحصیلوں میں مسلم اور غیر مسلم آبادی کا تناسب کچھ یوں تھا:

گورداسپور تحصیل مسلم آبادی کل آبادی کا 52.01 فیصد

بٹالہ تحصیل مسلم آبادی کل آبادی کا 55.05 فیصد

پٹھانکوٹ تحصیل مسلم آبادی کل آبادی کا 38.89 فیصد

شکر گڑھ تحصیل مسلم آبادی کل آبادی کا 53.14 فیصد

پٹھانکوٹ کے علاوہ دوسری تحصیلوں میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور پورے ضلع میں مسلم آبادی مکمل آبادی کا 51.14 فیصد تھی۔ اس واضح اکثریت کو غالب اکثریت سمجھنے یا غالب اکثریت نہ سمجھنے کا فیصلہ سرل ریڈ کلف اور خود ماؤنٹ بیٹن کو کرنا تھا.......

مگر جب ریڈ کلف کا فیصلہ سامنے آیا تو قائداعظم' مسلم لیگ اور اہل پاکستان کو بڑی مایوسی ہوئی۔ بیاس کے مشرق میں غالب مسلم اکثریت کے علاقے ہندوستان کے حوالے کر دیئے گئے۔ جناب محمد منیر نے فیروزپور سے متعلق ریڈ کلف کے ایوارڈ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ان سے اس سلسلے میں بات ہوئی تھی تو انہوں نے مجھے یقین دلایا تھا کہ فیروزپور ہیڈورکس کا علاقہ تمام کا تمام پاکستان کو مل جائے گا۔ بلکہ انہوں نے جناب محمد منیر کو یہ تک کہہ دیا تھا کہ اس کے متعلق مزید کوئی دلیل دینے کی ضرورت نہیں۔ بیاس کے مشرق میں غالب مسلم اکثریت کے علاقے ہندوستان کے حوالے کر دینے پر قیاس آرائیاں ہونے لگی تھیں کہ ریڈ کلف کے ایوارڈ کو سیاسی وجوہ کی بنا پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ قائداعظم نے ایوارڈ کو غیر منصفانہ ناقابل فہم متمرد اور منخرط تک قرار دیا۔ جناب محمد منیر نے 24 جون 1964ء کو لاہور کے "پاکستان ٹائمز" میں شائع ہونے والے اپنے ایک مقالے میں لکھا۔ "جب میں نے ایوارڈ کا متن پڑھا تو ششدر رہ گیا۔ دو صفحوں کی ایک دستاویز پر دیئے گئے ایک نقشے پر ایک خط' ایک لکیر' خط

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 4 روپے

کھینچنے والے کے خیالات کے مطابق کھینچ دیا گیا تھا اور اس لکیر کے ذریعہ دنیا کے چوتھے بڑے ملک کی تقسیم کر دی گئی تھی۔ اس تقسیم کے متعلق ایک کے علاوہ اور کوئی وجہ نہ بیان کی گئی تھی اور اس منازعت کے متعلق دیئے جانے والے دلائل کا نہ تو کوئی ذکر تھا نہ حوالہ......"

تقسیم کے فوراً ہی بعد ہندوستانی زعماء کی طرف سے بعض ایسے بیانات دیئے گئے جن سے اہل پاکستان کو تشویش لاحق ہوئی۔ ممکن ہے یہ اعلانات ہندوستانی عوام کی دلجوئی کے لئے دیئے گئے ہوں۔ چونکہ ہندو عام طور پر تقسیم کے خلاف تھے اور کانگریس کو چارو ناچار تقسیم کو تسلیم کرنا پڑا تھا شاید اس غرض سے ان کی تشفی کے لئے یہ بتایا جا رہا تھا کہ یہ تقسیم عارضی ہے اور ہندوستان سے الگ ہو جانے والا حصہ ایک دن پھر ہندوستان سے آملے گا۔ مگر اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ ہندوستانی زعماء نے تقسیم کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔

اچاریہ کرپلانی نے جو ان دنوں کانگریس کے صدر تھے' یہاں تک کہہ دیا کہ ہندوستان کی آزادی اس وقت تک مکمل نہیں کہلا سکتی جب تک ہندوستان پھر سے متحد نہ ہو جائے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے اس تلخی اور اس غم و اندوہ کا ذکر کیا جو برصغیر کی تقسیم سے ان لوگوں کی روحوں اور دل و دماغ پر چھا گئی تھی جو متحدہ ہندوستان کی آزادی کے خواب دیکھتے تھے اور انہوں نے اس توقع کا اظہار بھی کیا تھا کہ یہ تقسیم آخر کار کالعدم ہو جائے گی اور ہندوستان پھر سے متحد ہو جائے گا۔

انڈین نیشنل کانگریس کے لیڈر اس تقسیم کو علاقائی خود مختاری سے تعبیر کر رہے تھے۔ ان کا کنایہ تھا کہ ہندوستان میں دو قومیں آباد نہیں۔ ہندوستان سے الگ ہو جانے والے علاقے کو عارضی طور پر علاقائی خود مختاری دی گئی ہے۔ ہندوستان کو دو قومی نظریے کی بنا پر تقسیم نہیں کیا گیا۔ مہاتما گاندھی نے ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کا ایک دوسرے پر باہمی انحصار ہے۔ ہم لوگ ایک دوسرے کے بغیر دور تک نہیں چل سکتے۔ مسلم لیگ آخر کار پھر ہندوستان کے ساتھ الحاق کی درخواست کرے گی۔ وہ نہرو سے کہیں گے اور نہرو انہیں واپس قبول کر لیں گے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

قیام پاکستان کے بعد ہندوستانی لیڈروں کے بعض اقدامات نے اس تاثر کو مزید تقویت پہنچائی۔ پہلے تو مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ پچاس لاکھ سے زائد مہاجرین اپنا سب کچھ چھوڑ کے پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ پاکستان کے وسائل محدود تھے۔ حکومت کا خزانہ خالی تھا۔ ان مہاجرین کو سنبھالنے اور ان کی اعانت کے لئے کچھ بھی پاس نہ تھا۔ پاکستان کی حکومت کے دفاتر میں اہلکاروں کے پاس نہ تو میزیں تھیں نہ کرسیاں' نہ قلم تھے نہ روشنائی' نہ کاغذ نہ لفافے' حتیٰ کہ کاغذوں کو ایک دوسرے سے منسلک کرنے کے لئے سرکاری دفاتر میں کیکر کے کانٹے استعمال کئے جاتے تھے۔ لفافوں کے متعلق یہ ہدایات تھیں کہ ان سے خط یا مراسلہ الگ کرنے کے بعد انہیں ضائع نہیں کیا جائے۔ انہیں پھر سے استعمال کیا جائے۔ اول تو روزمرہ کے کام کاج چلانے کے لئے حکومت کے پاس وسائل موجود نہ تھے اس پر ساٹھ ستر لاکھ مہاجرین کی آمد اور ان کی دیکھ بھال۔ بوجھ سے پاکستان کی کمر دوہری ہو گئی۔

ہندوستان نے پاکستان کے مالی نظام کو تباہ کرنے کی غرض سے پاکستان کے حصے کے ان ساڑھے سات سو ملین روپوں کی ادائیگی بھی روک دی جو تقسیم سے متعلق طے کئے جانے والے اصولوں کے تحت پاکستان کے حصے میں آتے تھے۔ ہندوستان نے پہلے تو فوجی سازوسامان سے جو تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان کے پاس تھا' پاکستان کا حصہ دینے سے انکار کر دیا۔ پھر اس کی ترسیل میں بلا جواز تاخیر کی۔ یہ فوجی سازوسامان پہلے تو تین ایک کے تناسب سے کاغذ پر الگ الگ کیا جاتا تھا۔ پھر پاکستان سے متعلق فوج کے عملے کے لوگ انہیں مال گاڑیوں میں لدوا کر پاکستان بھجواتے تھے۔ مگر یہ گاڑیاں کبھی بخیریت پاکستان نہ پہنچتی تھیں۔ پاکستان کے حصے کا سامان پاکستان پہنچنے سے پہلے ہی ویگنوں سے اتار لیا جاتا تھا۔ فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک جو برصغیر کے سپریم کمانڈر تھے اس ضمن میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کے بعض اقدامات اور سامان کی ترسیل کے سلسلے میں ناجائز دخل اندازی کو سوء تاثر قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی موجودہ کابینہ پاکستان کی نئی مملکت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا ہونے کی اجازت دینے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ یہ صرف میری ذاتی رائے ہی نہیں میرے تمام سینئر برطانوی افسروں کی متفقہ رائے بھی یہی ہے۔

پاکستان کے حصے کی رقم کی ادائیگی روک دی گئی۔ پاکستان کے حصے کا فوجی سازوسامان دینے سے پہلے تو انکار کر دیا گیا پھر اس کی ترسیل میں جان بوجھ کر تاخیر کی گئی۔ مرکزی اپر باری دو آب نہر کا پانی بند کر دیا گیا۔ یہ نہر پاکستان کے کوئی سترہ لاکھ ایکڑ رقبے کو پانی مہیا کرتی تھی۔ ان لاکھوں ایکڑ رقبے پر کھڑی فصل بری طرح متاثر ہوئی اور ان اقدامات سے پہلے ریڈ کلف کے ایوارڈ کو تبدیل کر دیا گیا۔ جنرل شاہد حامد جو تقسیم کے وقت فیلڈ مارشل آکنلک کے سیکرٹری تھے اپنی ڈائری "دنیا بدل گئی۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن۔ جناح اور پاکستان" میں لکھتے ہیں۔ ایوارڈ سے متعلق۔ "فیصلوں میں ردوبدل سے متعلق افواہیں سچ ثابت ہوئیں اور یہ بھی درست نکلا کہ انہوں نے ہر ثبوت کو ضائع کر دیا تھا۔ ایک بات کا علم انہیں نہ ہو سکا کہ غلطی سے اس کاغذ کی ایک نقل جس پر انہوں نے ردوبدل کیا تھا گورنر پنجاب کے سیکرٹری کو بھیج دی گئی۔ اس بات نے انہیں پریشان کر دیا۔ وہ تبدیلیاں جو ماؤنٹ بیٹن نے کی تھیں سب کو معلوم ہو گئیں۔ اپنے جگری دوست مہاراجہ بیکانیر کے کہنے پر ماؤنٹ بیٹن نے فیروز پور کا نہری ہیڈ ورکس ہندوستان کو عطا کر دیا۔ کشمیر کے لئے ایک ملکی گزرگاہ کی بھی گنجائش رکھی گئی۔ ماؤنٹ بیٹن کا کہنا ہے کہ انہیں ایوارڈ 13۔ اگست کو موصول ہوا اور اس پر انہوں نے 15۔ اگست کو دستخط

یومِ پاکستان

قوم کے دیرینہ خوابوں کی ہوئی تعبیر آج
جو تصور تھا کبھی اس سے بنی تصویر آج
قائد اعظم نے بدلی قوم کی تقدیر آج
ہاں اسیروں کی کٹی تھی آہنی زنجیر آج
دل میں میرے اٹھ رہا نغموں کا اک طوفان ہے
یومِ پاکستان ہے یہ یومِ پاکستان ہے

بادۂ الفت سے جامِ دل ترا لبریز ہو
اشک تیرے کا اثر ہر جا محبت خیز ہو
این وآں سے بالا بالا تو ترنم ریز ہو
عہدِ تجدیدِ عمل ہو' جذبہ نوخیز ہو
جدتوں سے آشنا ہونا تری پہچان ہے
یومِ پاکستان ہے یہ یومِ پاکستان ہے

قوم کے خوں سے ہوئی تاریخِ آزادی رقم
دامِ افرنگی کو آخر توڑ کر نکلے تھے ہم
راہ میں صد گھاٹیاں تھیں اور ہزاروں پیچ و خم
سوئے منزل کارواں بڑھتا گیا تھا دمبدم
قوم تدریجی عمل سے چڑھ رہی پروان ہے
یومِ پاکستان ہے یہ یومِ پاکستان ہے

عبدالسلام اسلام

ثبت کئے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں۔ یہ سب تباہی اور لوٹ مار اسی وجہ سے ہوئی کہ اعلان تاخیر سے ہوا اور یہ بات غیر یقینی رہی کہ کون کون سے علاقے کس مملکت میں شامل ہوں گے۔ ماؤنٹ بیٹن یہی چاہتے تھے کہ یہ سب خون خرابہ اس وقت ہو جب دونوں حکومتوں کا قیام عمل میں آ جائے تاکہ اس کی ذمہ داری ان پر نہ ہو۔ انہیں یقین ہے کہ ایوارڈ کا اعلان 9۔ اگست کو نہ کر کے انہوں نے غلط فیصلہ نہیں کیا۔ باؤنڈری کمیشن کی رہنمائی کے لئے جو اکثریتی آبادی کا اصول متعین کیا گیا تھا یہ ایوارڈ اس کی خلاف ورزی کرتا تھا۔ گورداسپور کے نزدیک جو حد بندی کی گئی اس کی وجہ سے مسلم اکثریت والے علاقے ہندوستان میں رہ گئے۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ نام نہاد "دوسرے عناصر" اس کے محرک نہیں ہوئے تھے۔ اب یہ بات شبہ سے بالاتر ہے کہ یہ "دوسرے عناصر" والے الفاظ کیوں شامل کئے گئے تھے۔ ماؤنٹ بیٹن اس سے منکر ہیں کہ انہوں نے ایوارڈ میں کوئی تبدیلی کی مگر ہر شخص جانتا ہے کہ پاکستان پر یہ ان کی آخری ضرب تھی۔ گزرگاہ کشمیر نہرو کے لئے ایک تحفہ ہے جو ماؤنٹ بیٹن کی طرف سے ان کو برصغیر کی تقسیم پر رضامند ہونے کے صلہ میں دیا گیا۔......"

جناب احمد شجاع پاشا ان تاریخی حقائق پر روشنی ڈالنے کے بعد رقمطراز ہیں:۔

"اس تاریخی تناظر میں جو مختصراً اوپر بیان کیا گیا ہے اگر قیام پاکستان کا جائزہ لیا جائے تو یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ پاکستان کا قیام ہندوؤں اور کانگریسی زعما کی مرضی کے خلاف تھا اور اس نئے ملک سے ان کی دشمنی جسے وہ اپنے پرانے دیس کا اٹوٹ انگ سمجھتے تھے ان کے اپنے نقطہ نظر سے جائز تھی۔ انہیں یقین تھا کہ اس ملک کی تخلیق قائداعظم کی بہت بڑی غلطی ہے۔ یہ چار چھ مہینوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے اس کے اختتام کو نزدیک ترلانے کی کوشش کی۔ پنڈت نہرو کے اپنے اعتراف کے مطابق کانگریسیوں میں بھی کٹر فرقہ پرست شامل تھے۔ گو پنڈت نہرو کے بعد کے بعض بیانات سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ پاکستان کو انہوں نے بھی صمیم قلب سے تسلیم نہ کیا تھا۔ مگر ان کے دوسرے ساتھی اور خاص طور پر سول اور فوجی انتظامیہ قیام پاکستان کے بعد جس پر ہندوؤں کا مکمل کنٹرول تھا تو اس کی پیدائش کے فوراً ہی بعد اس کا گلا گھونٹ دینے پر تلے ہوئے تھے۔ اس ضمن میں فوجی سازوسامان کی تقسیم اور ترسیل کے ذکر کو دوہرانا جو ضمناً پہلے کیا جا چکا ہے بے محل نہ ہوگا۔ پاکستان کے قیام کے وقت پاکستان کی فوج مکمل بدنظمی کا شکار تھی۔ نہ تو اس کے پاس منظم یونٹ تھے اور نہ ہی کوئی سازوسامان۔ گولہ بارود کی شدید قلت تھی اور ایوب خان نے اپنی خودنوشت سوانح "فرینڈز ناٹ ماسٹرز" میں بڑے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ صورت حال اس قدر مایوس کن اور خراب تھی کہ پہلے چند سالوں میں فوجی جوانوں کو تربیت اور مشق کے لئے پانچ راؤنڈ فی کس سے زیادہ نہ دیئے جا سکتے تھے۔ تقسیم کے وقت ہندوستان اور پاکستان کے حصے میں آنے والی مختلف فوجی یونٹوں اور فوجی سامان کی تفصیل جنرل فضل مقیم خاں نے اپنی کتاب "سٹوری آف پاکستان آرمی" (Story of Pakistan Army) میں دی ہے اور اس فوجی سازوسامان کا ذکر بھی کیا ہے جو الاٹ ہو جانے کے باوجود پاکستان کے حوالے نہیں کیا گیا۔ جنگی سامان کے سارے دفاتر ان علاقوں میں تھے جو قیام پاکستان کے بعد ہندوستانی علاقوں میں شامل کر لئے گئے تھے۔ ایک دو آرڈیننس ڈپو جو پاکستان کے حصے میں آئے تھے پاکستان کی عسکری ضروریات کی کسی صورت کفالت نہ کر سکتے تھے۔ نہ تو پاکستانی فوج کے پاس رہائش کے مناسب انتظامات تھے' نہ ان کے پاس نقل و حرکت کے وسائل تھے اور نہ ہی ضروری سامان۔ ان ذرائع کی بتائی ہوئی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

فوجی یونٹوں کی نوعیت	پاکستان کا حصہ	ہندوستان کا حصہ
آرمرڈ کور رجمنٹیں	6	14
توپخانہ رجمنٹیں (مختلف اقسام)	8	40
انجینئرز گروپس	1	2
انفنٹری رجمنٹیں	8	15 (ان میں چھ گورکھا رجمنٹ بھی شامل تھیں)
پائیونیر کمپنیز	2	10
گیریژن کمپنیز	8	15
آرمی سروس کور کی سپلائی رجمنٹیں	23	40
مکینیکل ٹرانسپورٹ کمپنیز	24	53
اینیمل ٹرانسپورٹ کمپنیز	3	4
آرڈیننس فیلڈ یونٹس	4	9
آرڈیننس سٹیٹک یونٹ آرڈیننس ڈپو وغیرہ	11	32
ای ایم ای کی ورکشاپ کمپنیز	13	20
میڈیکل یونٹس	9	18
فیلڈ میڈیکل یونٹس	5	14
ریماؤنٹ اور ویٹرنری یونٹس	28	29

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو' انگلش' عربی' فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب' 4 کلر بروشرز' لیٹر پیڈ' وزیٹنگ کارڈز' بل بکس' انوائس فارم' میمورنڈم' شادی کارڈز' کیلنڈرز' ڈائریاں' آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون/فیکس: 92-42-6369887

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ
مدراسی ۔ سنگاپوری ۔ اٹالین ۔ بحرینی جیولری کی
خریداری کیلئے تشریف لائیں
نیو احمد جیولرز
پروپرائٹر:۔ محمد احمد توقیر
گلا چوک شہیداں۔ سیالکوٹ
Ph:Shop.0432-587659,Res.0432-586297-589024,Mobile:0303-7348235

سمیع پیٹرولیم
ڈسٹری بیوٹرز برائے
HY - LUBE اور TOTAL - PSO
369 سرکلر روڈ بادامی باغ لاہور
فون 7727906 - 7725461 فیکس 7726944

پاکستان کے لئے مخصوص کئے جانے والے جنگی سامان اور اس میں سے جو کچھ بھی پاکستان کے حوالے کیا گیا اس کی تفصیل یوں ہے:

آرڈیننس سٹور۔ 160000 ٹن پاکستان کو ملنے چاہئے تھے۔ مگر 23225 ٹن وصول ہوئے۔ آرڈیننس مختلف النوع فوجی سامان افواج میں تقسیم کرتا ہے۔ سوئی سے لے کر گولہ بارود وغیرہ۔ افواج کے لئے کلوونگ' وردیاں' بوٹ' جرابیں' کمبل غرضیکہ ضرورت کی دوسری بہت سی چیزیں اس کے پاس ہوتی ہیں اور انہی چیزوں کو آرڈیننس سٹور کہا جاتا ہے۔ گو آرڈیننس گولہ بارود کی سپلائی کا بھی ذمہ دار ہے مگر انہی ذرائع نے گولہ بارود کے متعلق الگ اشارہ کیا ہے۔

فوجی گاڑیاں 1461 ملنی چاہئے تھیں۔ صرف 74 پاکستان تک پہنچیں۔ بکتربند گاڑیاں اور ٹینک 249 پاکستان کے حصے میں آئے۔ مگر ان میں سے ایک بھی پاکستان کے حوالے نہیں کیا گیا۔

ہر قسم کا گولہ بارود 40000 ٹن پاکستان کو ملنا چاہئے تھا۔ پاکستان کو ایک گولی بھی نہ دی گئی۔

دوسرے ایکپلوسو وغیرہ 60000 ٹن کاغذ پر پاکستان کے حوالے کر دیئے گئے۔ مگر پاکستان کو کچھ بھی وصول نہیں ہوا۔

انجینئرنگ سے متعلق سامان اور مشینری 172667 ٹن۔ اور پاکستان کو ملے صرف 1428 ٹن۔

ان کوائف سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا گیا۔"

("پاکستان کی خارجہ پالیسی" ص 11 تا 37 مؤلف احمد شجاع پاشا ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور طبع اول 1996ء)

سیدنا حضرت مصلح موعود کی حقیقت افروز تصریحات

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 28 ستمبر 1951ء کے خطبہ جمعہ میں قیام پاکستان کے پس پردہ حالات کو بے نقاب کرتے ہوئے پورے یقین اور بصیرت سے اعلان فرمایا کہ پاکستان کے قیام کے پیچھے خدائی طاقت و نصرت کا ہاتھ جلوہ فرما تھا۔ حضور کی ان حقیقت افروز تصریحات کا ایک اہم حصہ ہدیہ قارئین ہے حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے پسند نہ کیا کہ اس کے بندے کعبہ کی بجائے سومناتھ کے آگے جھکیں اس نے پاکستان قائم کروا دیا۔ اور پھر ایسے حالات میں پاکستان قائم کروا دیا۔ کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن جو اس تمام واقعہ کا ذمہ دار ہے۔ اور ایک ایسا شخص ہے جس کی گردن پر لاکھوں مسلمانوں کے قتل کا گناہ ہے۔ جب مشرقی پنجاب کے لوگ مارے گئے۔ ہندو تمام روپیہ لے کر ہندوستان چلے گئے۔ ملکی صنعت پر ہندوؤں نے قبضہ کر لیا۔ تو اس نے کہا۔ خدایا میں یہ تو جانتا تھا کہ پاکستان ٹوٹ جائے گا۔ لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ اتنی جلدی ٹوٹ جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کو شرمندہ کیا اب اسے یورپین شطرنج کی چالوں میں موقعہ دیا جاتا ہے۔ لیکن مسلمان جب اس کا نام سنتے ہیں۔ تو اس کے حق میں دعائیں نہیں کرتے۔ جس شخص کے افعال کی وجہ سے لاکھوں مسلمان مارے گئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہی اسے ناکام کیا۔ بہرحال یہ خدائی فعل ہے۔ اور اس کا نتیجہ نظر آتا ہے۔

میں جب دہلی گیا۔ تو اچھے اچھے ہندو جن کے متعلق میں یہ امید نہیں کرتا تھا۔ کہ وہ اس قدر متعصب ہوں گے۔ انہوں نے بھی تعصب سے کام لیا۔ ایک ہندو لیڈر کے پاس جن کا میں نام لینا نہیں چاہتا۔ میں نے بعض ہندو بھجوائے۔ اور انہیں کہا اسے سمجھاؤ۔ جب وہ واپس آئے تو میں نے پوچھا اس نے کیا کہا ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ جب ہم نے اس سے بات کی۔ تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس سے میرے ذہن میں یہ بات آئی۔ کہ اگر ہندو مسلمانوں سے مل بھی گئے اور انہوں نے صلح کر لی۔ تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اب دیکھ لو۔ جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے دیکھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے زیادہ صلح کس طرح کی جائے۔"

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا:۔

"کام کرنے والے لوگ ہندوستان چلے گئے۔ سارا سامان اور مال و دولت ہندوستان کے حصہ میں آگئی۔ پاکستان کی فوجیں جو اس کے حصہ میں آئیں۔ وہ ہزاروں میل ملک سے دور بیٹھی تھیں۔ خزانے خالی تھے۔ اور مہاجرین کا سیلاب امڈا ہوا پاکستان کی طرف آ رہا تھا۔ اس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کہ کوئی قوم اس قسم کے حالات سے نکل آئی ہو۔ اور اس نے حکومت کی ہو۔ اور پھر ایسی حکومت کی ہو۔ کہ دو چار سال میں وہ بیرونی دنیا میں مشہور ہو گئی ہو۔

میں نے تاریخ پر غور کیا ہے۔ مجھے کوئی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کہ اس قسم کے حالات میں کوئی قوم زندہ رہی ہو۔ اور پھر اس نے نہ صرف حکومت کی ہو۔ بلکہ تمام بیرونی دنیا میں مشہور ہو گئی ہو.... معجزے جن لوگوں کے کام نہیں آئے۔ وہ یہی بات دیکھ لیں۔ کہ اگر پاکستان طاقت کے زور سے بنتا۔ تو یہ ناممکن تھا۔ لاکھوں آدمی مارا جا رہا تھا گولہ بارود ہندوستان میں رہ گیا تھا۔ خزانہ خالی تھا۔ فوجیں باہر تھیں۔ ان حالات میں وہ کون سی طاقت تھی۔

85 روزمرہ اور پرانی امراض میں فوری آرام کیلئے

فوری اثر کیوریٹو کیپسولز

ALLERGY CAPS	الرجی کیپسولز	Rs.20/-	ہر قسم کی الرجی کیلئے
ASTHMA CAPS	دمہ کیپسولز	Rs.20/-	دمہ سانس کی تنگی کیلئے
BACKACHE CAPS	کمر درد کیپسولز	Rs.20/-	کمر درد' پٹھے اور گردن کی درد کیلئے
COLD CAPS	زکام کیپسولز	Rs.20/-	زکام' چھینکیں ناک سے مواد آنے کیلئے
COLIC CAPS	پیٹ درد کیپسولز	Rs.20/-	پیٹ درد' گردہ' جگر کے درد کیلئے
DYSENTRY CAPS	پیچش کیپسولز	Rs.20/-	پیچش مروڑ' پاخانہ میں آؤں یا خون آنا
EPISTAXIS CAPS	نکسیر کیپسولز	Rs.20/-	نکسیر' ناک سے خون پھوٹنا
FLATULENCE CAPS	گیس کیپسولز	Rs.20/-	پیٹ میں گیس' ریح' ہوا بکثرت ہونا
HEADACHE CAPS	سر درد کیپسولز	Rs.20/-	سر درد' دورہ دار یا آدھے سر کے درد کیلئے
HEART PAIN CAPS	درد دل کیپسولز	Rs.20/-	انجائنا' درد دل' ٹیسیں اٹھنا

ادویات اور لٹریچر: ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست کمپنی کے نام خط لکھ کر طلب فرمائیں

سٹاکسٹس: ☆کیوریٹو ہومیو سٹور 14 علامہ اقبال روڈ نزد دو ہڑ والا چوک لاہور فون 6372867 ☆کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار فیصل آباد 647434
☆ملتان ہومیو سٹور گھنٹہ گھر ملتان فون 513805
☆کیوریٹو ہومیو سٹور اینڈ کلینک سکندر پور بازار پشاور فون PP220014 ☆جرمن ہومیو سٹور راجہ بازار راولپنڈی فون 558442
☆صابر ہومیو فارمیسی تو فی روڈ کوئٹہ فون 825736
☆صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ کراچی فون 5661498 ☆عادل ہومیو سٹور سبزی منڈی حالی روڈ حیدر آباد فون 880854

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز آفس 211283 فیکس 212299 (92-4524)

SAMISONS

سمیع سنز

فرنس آئل' کیروسین آئل'
ہائی سپیڈ ڈیزل'
لائٹ ڈیزل آئل' لبریکینٹس

ڈسٹری بیوٹرز برائے:

شیل پاکستان لمیٹڈ

فون 7725461 - 7728001 - 7722756

فیکس 7726944 - 7727906 بادامی باغ لاہور

جس کے زور سے پاکستان بنا۔ روپیہ ادھر تھا۔ سامان جنگ ادھر تھا۔ کام کرنے والے ادھر چلے گئے۔ دس بیس لاکھ کے قریب آدمی مارے گئے۔ یہ صرف خدائی طاقت تھی۔ جس کی وجہ سے پاکستان کا رعب پڑ گیا۔ جب بھی ہندوستان نے برا ارادہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس پر رعب ڈال دیا۔ اور اس نے کہا کہ اب نہیں پھر سہی۔ پھر جب ارادہ کیا۔ کہ پاکستان پر حملہ کیا جائے۔ تو پھر رعب پڑ گیا۔ اور انہوں نے کہہ دیا۔ اب نہیں پھر سہی گو اب بھی سامان تھوڑے ہیں لیکن چار سال تک پاکستان کا قائم رہنا اور بیرونی دنیا میں اس کا مشہور ہو جانا اس میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔"

(الفضل 17 نومبر 1951ء ص 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خصوصی پیغام پاکستانی احمدیوں کے نام

ہمارے محبوب امام ہمام خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہجرت انگلستان کے معاً بعد یکم مئی 1984ء کو احباب جماعت کے نام ایک روح پرور پیغام اپنے قلم مبارک سے ارسال فرمایا جس میں حضور نے یہ بھی تحریر فرمایا:۔

"پاکستان کے احمدیوں کے نام بالخصوص میرا یہ پیغام بھی ہے کہ آنحضور ﷺ کے اس مقدس فرمان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور حرز جان بنائیں کہ حب الوطن من الایمان وطن کی محبت ایمان ہی کا ایک جز ہے۔ وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عزیز وطن ہے جس کے قیام میں آپ نے عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں اور قائداعظم محمد علی جناح نے جس خدمت کے لئے آپ کو بلایا آپ نے پورے خلوص کے ساتھ ان کی آواز پر لبیک کہا۔

جب بھی وطن عزیز کو کوئی خطرہ پیش آیا آپ صف اول کی قربانیاں کرنے والوں میں شامل رہے۔ تاریخ پاکستان میں دوسرے محبان وطن کے دوش بدوش آپ کے نام بھی انمٹ سنہری حروف میں کندہ رہیں گے۔

یاد رکھیں آپ نے اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہے۔ صف اول کے شہری کی یہی حقیقی تعریف ہے۔ بلاشبہ وہی صف اول کا شہری ہوتا ہے جو ابتلاؤں اور خطرات اور قربانیوں کے میدان میں صف اول کا محب وطن ثابت ہو۔ اگر آپ اپنے اس امتیاز کی حفاظت کریں گے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو صف دوم یا صف سوم یا صف چہارم کا شہری بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دوسروں کے حقوق کے استحصال سے آپ کبھی صف اول کا شہری نہیں بن سکتے ہاں اہل وطن کی خاطر اپنے حقوق کی قربانی سے آپ بلاشبہ ہمیشہ صف اول کے شہریوں میں اپنے ممتاز مقام کو قائم رکھیں گے۔"

والسلام خاکسار

1.5.1363
1984

(الفضل 8 مئی 1984ء ص 8)

دعا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مقدس آقا کے اس ارشاد مبارک کو مشعل راہ بنانے اور اس کے مطابق ہمیشہ ہی بہترین رنگ میں عمل کرنے کی توفیق بخشے کہ ہر یک طاقت و قدرت اسی کو حاصل ہے نعم المولیٰ و نعم النصیر

ڈائمنڈ کی جدید ورائٹی اور فینسی زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

صرافہ بازار سیالکوٹ

Shop 0432-592316,
Res.586297-551179
E.mail:alfazal@skt.comsats.net.pk

جاوید پینٹ اینڈ سینٹری سٹور
311/6-BI نزد برکت چوک ابوبکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور فون 5112072 PP

سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P.A. 'C.C.T.V. سسٹم سیکیورٹی سسٹم ۔ ساؤنڈ سسٹم
فلیٹ نمبر 5- بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ اسلام آباد
فون 051-2650347

نلکی۔ بٹن۔ دھاگہ۔ سامان زری کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
نفیس بٹن سٹور
ریل بازار۔ اوکاڑہ
پروپرائٹرز: منیب احمد . مولود احمد

☆ تمام گاڑیوں اور ٹریکٹروں کے ہوز پائپ ☆ امپورٹڈ میٹیریل سے تیار کردہ
☆ چلنے میں بے مثال ☆ پائیدار ☆ عالمی معیار کے عین مطابق
☆ نیز آرڈر پر آٹوز کی تمام آئٹم بھی تیار کی جاتی ہیں
SRP سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن ۔ فیروزوالا ۔ لاہور
فون فیکٹری 042-7924511, 7924522 رہائش 042-7729194
طالب دعا: میاں عباس علی۔ میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

چاندی میں الیس اللہ 'مولیٰ بس کی انگوٹھیوں کی زنانہ' مردانہ بہترین ورائٹی دستیاب ہے۔
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون اینڈ فیکس 213158
پروپرائٹر: غلام سرور طاہر چوہدری اینڈ سنز

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 ہمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 448406-5418406

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں اور اب بارعایت اور جدید UPS بھی خرید فرمائیں۔
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور۔ فون دکان 7351722
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی۔ فون گھر 5865913

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

خون جگر سے اس کے سجائیں گے بام و در

پاکستان کی تعمیر و ترقی میں احمدی مشاہیر کا تاریخی کردار

کشمیر کے معاملے پر سلامتی کونسل میں بھارت کی شکست میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا اہم کردار

دوسری بڑی ذمہ داری

حد بندی کمیشن کے سامنے چوہدری صاحب کی کامیاب و مدلل وکالت (جولائی 1947ء) سے قائد اعظم اتنے خوش و مطمئن ہوئے کہ 14 اگست 1947ء کو پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے جلد بعد اقوام متحدہ میں نوزائیدہ مملکت کو نمائندگی دلوانے اور وہاں پر زیر غور آنے والے امور کی بحث میں حصہ لینے کے لئے پہلے پاکستانی وفد کا سربراہ قائد اعظم نے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو مقرر فرمایا۔ چوہدری صاحب کی قابلیت اور حسن کارکردگی پر قائد اعظم کے مکمل اعتماد کا یہ دوسرا بڑا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان اقوام متحدہ کا ممبر بن گیا اور وہاں پر زیر بحث آنے والے مسئلہ فلسطین پر فلسطین کے مسلمانوں اور تمام عربوں کے حق میں چوہدری صاحب نے ایسی شاندار اور موثر تقریر کی کہ پاک و ہند کے منفرد و ممتاز صحافی حمید نظامی صاحب کے اخبار "نوائے وقت" نے اس کے متعلق یہ سرخیاں لگائیں:۔

(الف) "سر ظفر اللہ کی تقریر سے اقوام متحدہ کی کمیٹی میں سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔"

"امریکہ ' روس اور برطانیہ کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔"

(ب) فلسطین کے متعلق سر ظفر اللہ کی تقریر سے دھوم مچ گئی۔"

"عرب لیڈروں کی طرف سے سر ظفر اللہ خان کو خراج تحسین۔"

(نوائے وقت مورخہ 47-10-12)

(ج) ملک کے ایک ماہر تعلیم و ادب اور کراچی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اپنی انگریزی تصنیف۔ "مسلم کمیونٹی ان انڈو پاک سب کانٹی نینٹ" کے ص 98 پر تحریر کرتے ہیں:۔

"ایک قادیانی محمد ظفر اللہ خان اس وقت پاکستان کے نمائندہ تھے جب کشمیر کے سلسلہ میں بحث و مباحثہ کے ابتدائی معرکے ہوئے اور انہی کے وجود میں اقوام متحدہ میں فلسطین کے لئے عربوں کے مقدمے کو ایک قابل ترین وسیلہ میسر آیا۔"

قائد اعظم کا نامزد وزیر خارجہ

اگر انصاف کا دامن کلی طور پر چھوڑ نہ دیا جائے اور ذہن میں تعصب و بغض نہ بھرا ہو تو ہر صاحب علم و دانش کے لئے یہ بات سمجھنا ذرا بھی مشکل نہ ہو گی کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو واقعی قائد اعظم کا معتمد اور وقیع ساتھی ہونے کا اعزاز حاصل تھا جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں بیان کر چکے ہیں اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ قیام پاکستان کے تھوڑا عرصہ بعد ہی قائد اعظم نے چوہدری صاحب کو خود پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر فرمایا اور اس طرح وزیر اعظم نوابزدہ لیاقت علی خان کے بعد محترم چوہدری صاحب کو کابینہ کے سینئر وزیر ہونے کا منصب و اعزاز عطا کیا۔

یہ چوہدری صاحب کی زبردست لیاقت ' کامیابی اور ان پر قائد اعظم کے اعتماد کا تیسرا اور سب سے بڑا ثبوت ہے۔

چنانچہ نوائے وقت کے بانی ایڈیٹر نے ایک ادارتی نوٹ شائع کیا:۔

"آپ نے ملک و ملت کی جو شاندار خدمات سر انجام دیں تو قائد اعظم انہیں حکومت پاکستان کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے۔ جو باعتبار منصب وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔ قائد اعظم نے چوہدری صاحب کو بلا تامل پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا لیکن ظفر اللہ کے ہاتھوں وہ زبردست کارنامہ انجام دینا باقی تھا۔ جس سے اس کا نام تاریخ پاکستان میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ (یعنی اقوام متحدہ میں کشمیر کے مسئلہ کی لاجواب وکالت۔ ناقل)

(نوائے وقت 24 اگست 1948ء)

م۔ش کا حقیقت افروز تجزیہ

از نوائے وقت میگزین 92-3-6 آج ہم کشمیر کے متعلق سیکیورٹی کونسل کی جس قرارداد کو اساس بنا کر کشمیر کی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اسے سیکیورٹی کونسل سے متفقہ طور پر پاس کروانے میں ظفر اللہ خان کا ہاتھ تھا۔ عرب ممالک کی جنگ آزادی میں اقوام متحدہ میں ان کی نمائندگی کا بھرپور کردار ظفر اللہ خان نے پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت میں تاریخی کارنامے انجام دیئے.... قائد اعظم نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو مسلم لیگ کا کیس (باؤنڈری کمیشن کے سامنے۔ ناقل) پیش کرنے کے لئے نامزد کیا تاکہ وہ پارٹیشن کمیٹی کے سامنے پیش ہوں۔ یہ سارا کیس تین جلدوں میں حکومت کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں کمیشن کے سامنے کانگرس ' سکھوں اور مسلم لیگ کے کیس کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے جو چاہے اسے پڑھ سکتا ہے۔ قائد اعظم معمولی انسان نہیں تھے۔ وہ تاثرات کی بناء پر لوگوں کے متعلق رائے قائم کرنے کے عادی نہ تھے بلکہ وہ تجربے کی کسوٹی پر لوگوں کو پرکھا کرتے تھے انہوں نے بہت سوچ بچار کے بعد ظفر اللہ خان کو مسلم لیگ کی نمائندگی کے لئے نامزد کیا تھا... میں نے بطور انسان چوہدری ظفر اللہ خان کو ایک بہت دلکش انسان پایا۔"

اوائل جنوری 1948ء میں بھارت خود مدعی بنا اور پاکستان کو ملزم بنانے کے لئے کشمیر کا تنازعہ اقوام متحدہ میں لے گیا۔ وہاں پر ہندوستانی نمائندے اور پاکستانی وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے درمیان کیا معرکہ پیش آیا اس کا نہایت ہی دلچسپ اور حیران کن حال سابق سفیر قطب الدین عزیز کی زبانی سنئے جس کا زیادہ تر مواد انہوں نے کشمیر کیس سے متعلق اقوام متحدہ کے دستاویزی ریکارڈ (جلد اول) سے اخذ کیا اور جسے روزنامہ 'جنگ' یوم آزادی ایڈیشن 14 اگست 1998ء نے بڑے نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ جناب قطب الدین عزیز بیان کرتے ہیں:۔

"پنڈت نہرو سر ظفر اللہ کی قانونی مہارت اور موثر خطابت سے واقف تھے اور ان کو خوف تھا کہ سلامتی کونسل میں سر ظفر اللہ کے خطاب کے باعث بھارتی سازش ناکام ہو جائے گی۔ مسٹر اصفہانی نے 8 جنوری 1948ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کو نیویارک سے ایک خط میں سلامتی کونسل کے منگل والے اجلاس کی تفصیل ارسال کی۔ کونسل نے سر ظفر اللہ کی نیویارک میں آمد تک اجلاس ملتوی کر دیا۔ بھارتی مندوب اس عمل پر خوش نہ تھے۔ اس عرصہ میں بھارتی حکومت نے ایک سرکاری ماہر قانون گوپالا سوامی آئنگر کو سلامتی کونسل میں بھارتی نالش پیش کرنے اور سر ظفر اللہ سے مقابلے کے لئے روانہ کیا..... گوپالا سوامی آئنگر نے بھارتی کیس پیش کیا۔ سرحد کے قبائل اور پاکستان پر جھوٹے الزام لگائے۔ پاکستان میں سکھوں اور ہندوؤں پر مظالم کی من گھڑت کہانیاں سنائیں اور ریاست جموں و کشمیر میں ہندو ڈوگرہ حکومت کے خلاف عوام کی بغاوت کو پاکستان کی سازش و جارحیت بتایا۔"

(روزنامہ 'جنگ' یوم آزادی ایڈیشن مورخہ 14-8-98)

بھارتی موقف کے پرخچے اڑ گئے

قطب الدین عزیز مزید بیان کرتے ہیں:۔

"16 اور 17 جنوری کے اجلاسوں میں سر ظفر اللہ نے پانچ گھنٹے کی جواب دعویٰ کی زبردست تقریر میں

بھارت کے الزامات کی دھجیاں بکھیر دیں۔

ان کی اس تقریر کے بارے میں سفیر پاکستان اصفہانی صاحب نے گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم کو اپنے خط مورخہ 22 جنوری

1948ء میں ان الفاظ میں مطلع کیا:۔ "ہم سلامتی کونسل کی کارروائی میں مشغول ہیں۔ ہم حکومت کو اس بارے میں پوری اطلاعات دے رہے ہیں۔ بھارت اپنی ہٹ دھرمی پر اڑا ہوا ہے۔

انشاء اللہ بھارت کو سخت ترین سبق ملے گا۔ ظفراللہ خان اس کام میں انتھک محنت کر رہے ہیں۔ سلامتی کونسل کے سامنے پاکستان کے مؤقف کو انہوں نے شاندار طریقے سے پیش کیا۔

اور بھارتی مندوبین سے اجلاسوں میں ان کی گفتگو ہمارے فہم و تدبر کا بہترین مظاہرہ ہوتی ہے۔ بھارت کے اعلیٰ ترین نمائندوں کو وہ بحث میں شکست فاش دیتے ہیں.... نرم ترکی ٹوپی سر پر اور انگریزی سوٹ میں ملبوس سر ظفراللہ نے سلامتی کونسل میں اپنی تقریروں اور قانونی مہارت کے ذریعے اپنی قابلیت کا سکہ جما دیا تھا۔"

سر ظفراللہ خان کی مؤثر آواز اور اقوام متحدہ کی قرارداد

جناب قطب الدین عزیز اپنے مضمون میں آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"سر ظفراللہ نے سلامتی کونسل میں کشمیری مسلمانوں پر ڈوگرہ ہندو مہاراجہ اور ڈوگرہ ہندو فوج کے مظالم اور مسلمانوں کی تحریک حریت کی جرأت کی تفصیل بیان کی اور بھارتی حکومت کے الحاق کشمیر کے دعویٰ کو جھوٹ ثابت کیا.... سر ظفراللہ کی دو دنوں میں پانچ گھنٹوں کی مدلل اور جامع تقریر کے بعد سلامتی کونسل کے انداز فکر میں تبدیلی آئی اور اراکین ایک ایسی قرارداد وضع کرنے کے حق میں تھے جس کے تحت فوری جنگ بندی نافذ ہو اور جموں اور کشمیر کے عوام سے بذریعہ استصواب رائے (جو اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہو) معلوم کیا جائے کہ وہ بھارت یا پاکستان سے الحاق کے خواہش مند ہیں۔"

قطب الدین عزیز اپنے مضمون کے آخری کالم میں بیان کرتے ہیں:۔

"بھارتی حکمرانوں کو کشمیر میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کی تجویز پسند نہ تھی۔ پنڈت نہرو نے سری نگر میں شیخ عبداللہ کی قیادت میں ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کرادی تھی اور بعد میں سلامتی کونسل میں بھارت نے شیخ عبداللہ کو اپنی حمایت میں بھیجا۔

بھارت کی ناراضگی کے باوجود سلامتی کونسل نے 49-1948ء کی قرارداد میں کشمیر میں جنگ بندی اور استصواب رائے کا فیصلہ کیا۔"

(روزنامہ جنگ یوم آزادی ایڈیشن 14 اگست 1998ء)

ہندو جج اور مصنف کا کھلا کھلا اعتراف

(مقبوضہ) جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے ایک جج آدرش سین آنند نے انگریزی میں ایک کتاب (مطبوعہ 1980ء)

The Development of the Constitution of Jammun and Kashmir

(جموں و کشمیر کے آئین کا ارتقاء) لکھی ہے۔ اس کے ص 100 تا 103 پر اس ہندو مصنف نے مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ میں ابتدائی بحث مباحثہ کا تذکرہ اور اس کے نتیجہ میں پاس ہونے والی قرارداد کی روداد بیان کی ہے جسے مختصراً یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ (ترجمہ) "بھارت نے اقوام متحدہ کے چارٹر کی دفعہ 35 کا سہارا لے کر پاکستان کے خلاف سلامتی کونسل میں شکایت کی۔ دفعہ 35 کے تحت کوئی بھی ملک اس بات کا حق رکھتا ہے کہ وہ کسی ایسی صورت حال کو سلامتی کونسل کے سامنے لائے جس سے بین الاقوامی امن کو خطرہ لاحق ہو۔" اس کے بعد مصنف سیکیورٹی کونسل کی دستاویز مورخہ 2 جنوری 1948ء کے حوالہ سے بھارت کے پر زور مقدمہ کی مختلف شقوں کا ذکر کر کے ان کا خلاصہ یوں پیش کرتا ہے: "جیسا کہ لارڈ برڈوڈ (Lord Birdwood) نے اپنے مضمون مطبوعہ Fortnightly Review لندن اگست 1952ء میں بیان کیا ہے پس پاکستان کی طرف سے غیر قانونی جارحیت اور ہندوستان کے ساتھ کشمیر کا قانونی الحاق بھارتی مقدمے کی اساس ہے۔"

پاک و ہند کے مندوبین کا مقابلہ

اس سلسلہ میں ہندو مصنف آدرش سین آنند متذکرہ کتاب میں رقمطراز ہے:۔

"سلامتی کونسل کی طویل بحث و تمحیص کے تمام عرصہ میں ہندوستانی نمائندوں نے اپنی تقریباً تمام تر توجہ قبائلی حملے اور ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کی قانونی حقیقت کے موضوع پر ہی مرکوز رکھی..... ہندوستانی مندوب نے اپنے ابتدائی بیان کو ان الفاظ پر ختم کیا "ہم نے سلامتی کونسل میں ایک آسان اور سیدھا سادا مسئلہ پیش کیا ہے۔ کشمیر کی سرزمین پر یورش کرنے والوں اور حملہ آور ہونے والوں کی دستبرداری اور اخراج اور جنگ کا خاتمہ۔ یہی اولین اور تنہا کام ہیں جن سے ہمیں سروکار رکھنا ہے۔"

اس کے بعد کیا ہوا

مصنف سیکیورٹی کونسل کے دفتری ریکارڈ کے

سیٹھ ویونگ فیکٹری
کولو روڈ حافظ آباد۔ فون رہائش 0438-3685
سیٹھ ذوالفقار علی۔ سیٹھ شوکت علی
ابن سیٹھ نظام الدین آف پریم کوٹ

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

قابل قدر مشورہ۔ قابل اعتماد علاج۔ قائم شدہ 1968ء
صابری دواخانہ
مہتاب مصطفےٰ
میرپور چوک بھمبر (آزاد کشمیر)

زرعی ادویات کا مرکز فون 0621-885607
بلوچ زرعی سروسز
سبزی منڈی روڈ نزد لاری اڈا بہاولپور
پروپرائٹر۔ نذیر احمد دریشک

NE NATIONAL ENGINEERS

National Engineers is a marketing & engineering organization with offices in Lahore, Karachi, Islamabad. Since its inspection in 1982, **National Engineers** has been a pioneer in introducing new technologies in the following fields / products:

Telecommunications / Computer Networking
* Structure Cabling
* Jointing Material
* Cabinets
* Pairgain System 2N1 & 4N1
* Complete outside plant testing solution
* Computerized fault management system
* Wide Area Networking (WAN) solutions
* Local Area Networking (LAN) solutions
* Vast (DAMA)
* Meteor Burst Communication
* SCADA systems
* FM stereo transmitter
* Medium wave transmitters
* Complete line of studio equipments

Civil Engineering
* Geo - textile
* Geo - membrane
* Trenching equipment
* Geotechnical instrumentation
* Geophysical instruments
* Geographic information system software

Highways
* Weigh-in-motion scale
* Static profilolometer
* Traffic counters
* Pavement marking materials
* Road studs
* Bridge inspection equipment
* Pile integrity tester

Agriculture
* Seed processing plants
* Colour sorting machine
* Oil extraction plants
* Acid delinting plants
* Nurseries implements
* Bio-technology
* Tissue cultural equipments
* Harvesting & sowing equipment
* Cotton ginning plants
* Rice processing plants

Services
* Educational services
* Consultancy services
* Microsoft training & certification

National Engineers has developed this wide range of products over a period of 16 years. In these 16 years we are proud to have a team which markets, supplies, Installs, commissions and provides after sales services and support services round the clock. Having such a unique range of products and a nice market. National Engineers is destined to a potentially brighter future.

Visit our Web Page at http://www.ne.com.pk

HEAD OFFICE
90-Bank Square Market, Model Town Lahore
Ph: 92 (042) 5860408-5834546-5880090
FAX: 92 (042) 5835572.
Email:lhr@ne.com.pk

ISLAMABAD BRANCH
H.No.3, St.No.33, F-6/1, Islamabad.
Ph: 92 (051) 272198-823305
FAX: 92 (051) 272034
Email:isb@ne.com.pk

KARACHI BRANCH
10-Hiltop Arcade, 2nd Floor Gizri Boulevard, D.H.S. Phase 4, Karachi.
Ph: 92 (021)5875604-5, FAX: 92(021)5875605
Email:khi@ne.com.pk

فرینڈز اسٹیٹ ایجنسی
آپکی اپنی ایجنسی
زرعی و سکنی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
23۔ بلال مارکیٹ۔ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: ناصر الدین اینڈ کمپنی
فون دفتر 213078 رہائش 211573

انٹرنیشنل آٹوز
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
59-86 سپر آٹو مارکیٹ چوک چوبرجی لاہور
فون 042-7354398

پلاسٹک، چینی، شیشے اور مٹی کے برتنوں پر محدود مدت کیلئے سیل جاری ہے
سیل سیل سیل
نیز اچار کیلئے اعلیٰ کوالٹی کے مرتبان دستیاب ہیں
ذکی کراکری اینڈ پلاسٹک سٹور
بانو بازار اقصیٰ روڈ ربوہ فون رہائش 211751

حوالے سے لکھتا ہے:

"ہندوستانی مندوب کے بیان کے بعد پاکستان کے سر محمد ظفراللہ خان کی شاندار تقریر ہوئی۔

انہوں نے اس مسئلہ کو وسعت دینے کی ہر لحاظ سے کوشش کی۔ چنانچہ انہوں نے سلامتی کونسل میں اپنی ابتدائی تقریر میں واضح کیا کہ یہ مسئلہ ہمیں نہ ہی اتنا آسان اور نہ ہی اتنا سیدھا سادا دکھائی دیتا ہے جتنا کہ ہندوستانی نمائندہ نے اسے بیان کرنے کی کوشش کی ہے....

اور یہ لازم ہے کہ سلامتی کونسل کے سامنے کشمیر کے اس مسئلہ کا پورا پس منظر اجاگر کیا جائے۔"

خوش آئند نتیجہ

آخر پر ہندو مصنف اور جج آدرش سین آنند لکھتا ہے:-

"سلامتی کونسل کے ایوان میں ہونے والے اس بحث و مباحثہ کا نتیجہ **قرارداد کی شکل میں نمودار ہوا جسے ہندوستان اور پاکستان دونوں نے تسلیم کیا۔"**

("جموں و کشمیر کے آئین کا ارتقاء" خلاصہ و ترجمہ از ص100 تا 103)

بے مثال اور مستقل فتح

مندرجہ بالا حوالوں سے ثابت ہو گیا کہ کشمیر کیس کے سلسلہ میں بھارت کی تمام تر زیادتیوں۔ چالاکیوں اور تیاریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اقوام متحدہ کے فورم پر پاکستان کو عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی یہ جیت بے مثال اور مستقل فتح کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے کہ 1948ء سے لے کر اب تک پاکستان کی تمام حکومتیں۔ سیاسی لیڈر اور مذہبی سیاسی جماعتوں کے سربراہ بھی اس اصولی مؤقف پر زور دیتے چلے آ رہے ہیں کہ کشمیر کا متنازعہ مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔

دوسرے الفاظ میں کشمیریوں کو حق خود ارادیت کا بنیادی حق ضرور ملنا چاہئے جو کہ تمام انصاف پسند دنیا کے نزدیک ایک اصولی مؤقف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کامیابی اور سعادت چوہدری صاحب کو عطا فرمائی کہ ان کی مخلصانہ اور ماہرانہ وکالت و سعی کے نتیجہ میں اقوام متحدہ نے ایسی قراردادیں منظور کیں جن کا حوالہ آج بھی ہمارے ہاں اسی شد و مد سے دیا جاتا ہے جیسا کہ ماضی میں۔ مثال کے طور پر 23 مارچ 2000ء کو یوم پاکستان کے موقع پر ہونے والی پریڈ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"مقبوضہ کشمیر کے عوام نصف صدی سے بدترین مظالم کا شکار ہیں وہ حق خود ارادیت کے حصول کے لئے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کشمیری عوام کو پاکستان کی اخلاقی' سفارتی اور سیاسی حمایت جاری رہے گی۔ صدر تارڑ نے امید ظاہر کی کہ انسانی حقوق کے بارے میں حساس دنیا مقبوضہ کشمیر میں ڈھائے جانے والے مظالم پر خاموش تماشائی بن کر نہیں رہے گی اور کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی قرارداد پر عمل کرانے کے لئے عملی اقدامات کرے گی۔"

(نوائے وقت 24 مارچ 2000ء ص 11)

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال

زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں

اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے

وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار

86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

سیٹھ ویونگ فیکٹری

کولو روڈ- حافظ آباد- فون رہائش 0438-3685

سیٹھ ذوالفقار علی- سیٹھ شوکت علی

ابن سیٹھ نظام الدین آف پریم کوٹ

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز

نیز پرانے کولر اور گیزرز ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔

265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک

ٹاؤن شپ لاہور۔ فون 5114822-5118096

برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ 212038PP

ارزاں ٹکٹ و سفری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی

سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز

کوہنور پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING

KHAN NAME PLATES

Name Plates, Stickers, Monograms, Shields & all type of required Screen Printing

Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862

email: knp_pk@yahoo.com

adcom 1055/98

نثار میں تیری گلیوں کے......

نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چرا کے چلے، جسم و جاں بچا کے چلے
ہے اہلِ دل کے لئے اب یہ نظمِ بست و کشاد
کہ سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد
بہت ہے ظلم کے دستِ بہانہ جو کے لئے
جو چند اہلِ جنوں تیرے نام لیوا ہیں
بنے ہیں اہلِ ہوس، مدعی بھی، منصف بھی
کسے وکیل کریں، کس سے منصفی چاہیں
مگر گزارنے والوں کے دن گزرتے ہیں
ترے فراق میں یوں صبح و شام کرتے ہیں
بجھا جو روزنِ زنداں تو دل یہ سمجھا ہے
کہ تیری مانگ ستاروں سے بھر گئی ہو گی
چمک اٹھے ہیں سلاسل تو ہم نے جانا ہے
کہ اب سحر ترے رخ پر بکھر گئی ہو گی
غرض تصورِ شام و سحر میں جیتے ہیں
گرفتِ سایۂ دیوار و در میں جیتے ہیں
یونہی ہمیشہ الجھتی رہی ہے ظلم سے خلق
نہ ان کی رسم نئی ہے، نہ اپنی ریت نئی
یونہی ہمیشہ کھلائے ہیں ہم نے آگ میں پھول
نہ ان کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی
اسی سبب سے فلک کا گلہ نہیں کرتے
ترے فراق میں ہم دل برا نہیں کرتے
گر آج تجھ سے جدا ہیں تو کل بہم ہوں گے
یہ رات بھر کی جدائی تو کوئی بات نہیں
گر آج اوج پہ ہے طالعِ رقیب تو کیا
یہ چار دن کی خدائی تو کوئی بات نہیں
جو تجھ سے عہدِ وفا استوار رکھتے ہیں
علاجِ گردشِ لیل و نہار رکھتے ہیں

فیض احمد فیض

نور ہوم اپلائنسز
فون (051) 451030-428520
فیکس 422193
مینوفیکچرر و ڈیلر۔ روم کولرز۔ واشنگ مشین۔ گیزر۔ کوکنگ رینج اور ہیٹر وغیرہ
پروپرائٹر:۔ محمد سلیم منور 31/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس پٹہ کمانی

سپیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر بکس پائپ
• آٹو ربڑ پارٹس
نیز
سوزوکی جینئن پارٹس
میاں بھائی
15۔ منٹگمری روڈ، لاہور
فون نمبر (042) 3613373 - 6313372 - 6374740

تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUZUKI
Sales - Service - Parts
① Pre Delivery Inspection
② First 1000 Km. Free Inspection
WARRANTY
③ 20,000 Km. Or One Year
(Which Ever Comes First)
SUNDAY OPEN
FRIDAY CLOSE
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO., LTD.
Gulberg III, Lahore. ☎ 5712119-877864
Defence Phase 1, Lhr-Cantt. ☎ 5726798

مکرم محمد شکراللہ صاحب

پرچم ستارہ و ہلال ۔ اور قومی ترانہ

مختلف ملکوں کے جھنڈے

ہر ملک کا اپنا ایک مخصوص جھنڈا ہوتا ہے۔ موجودہ جھنڈوں میں سے ڈنمارک کا جھنڈا قدیم ترین ہے۔ بظاہر ملک کا پرچم بعض رنگ دار ٹکڑوں پر مشتمل ایک عام کپڑا ہی ہوتا ہے مگر عزت اور حرمت کی وجہ سے اس عام کپڑے کو خاص اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر قومی پرچم ہر قوم کی روایات اور نظریات کا بھی آئینہ دار ہوتا ہے۔ برطانوی جھنڈا (یونین جیک) انگلستان' سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے قومی بزرگوں سینٹ جارج' سینٹ اینڈرو اور سینٹ پیٹرک کی صلیبوں پر مشتمل ہے۔ روسی جھنڈے پر ہتھوڑے اور درانتی کا نشان ایک خاص مزدور پرست تحریک کے ذہن کی عکاسی کر رہا ہے۔ امریکہ کے پرچم پر ستاروں کی تعداد متحدہ ریاستوں کی تعداد کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ ترکی اور بہت سے دوسرے مسلمان ملکوں کے جھنڈوں پر ہلال کا نشان نمایاں رہا ہے۔ برعظیم کی سیاسی جماعتوں میں تحریک خلافت کے جھنڈے پر بھی ہلال کا نشان تھا۔ یہی ہلالی نشان مسلم لیگ کے جھنڈے پر رہا۔ غرض مختلف ملکوں کے جھنڈے اپنے دامن میں بہت کچھ سمیٹے ہوئے ہیں۔

(ماخوذ اردو جامع انسائیکلو پیڈیا جلد اول صفحہ 498-499)

پاکستانی پرچم

جب پاکستان کا خواب ناساعد حالات کے باوجود شرمندہ تعبیر ہوتا نظر آیا تو 11۔ اگست 1947ء کو دستور ساز اسمبلی میں لیاقت علی خان مرحوم نے "پاکستانی پرچم" کو منظوری کیلئے پیش کیا۔

(بحوالہ پاکستان ایک مختصر انسائیکلو پیڈیا صفحہ 76۔ امتیاز علی مکتبہ امتیاز راجپوت مارکیٹ لاہور 2)

چونکہ قومی پرچم مسلم لیگ کے جھنڈے سے گہری مشابہت رکھتا تھا اس لئے اسمبلی کے ایک غیر مسلم رکن کامنی کمار دتہ نے سب سے پہلے اس پر اعتراض کیا کہ یہ مسلم لیگ کا جھنڈا ہے۔ اسے پاکستانی جھنڈا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کو اس میں کوئی نمائندگی نہیں دی گئی۔ اس اعتراض کے جواب میں لیاقت علی خان مرحوم نے بتایا کہ سفید رنگ (جو درحقیقت سفید روشنی کی طرح سات مختلف رنگوں کا حسین امتزاج ہے) اقلیتوں کی نمائندگی کر رہا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اس جھنڈے کو منظور کر لیا گیا اور چودہ اگست 1947ء کو پاکستان کے سفید و سبز پرچم نے آزاد ہوا میں لہرانا شروع کر دیا۔ جھنڈے کا ڈیزائن خود قائد اعظم اور لیاقت علی خان نے تجویز کیا تھا۔

"پاکستانی پرچم میں سبز رنگ امن اور خوشحالی کا' ہلال ترقی کا' ستارہ روشنی کا اور سفید عمودی پٹی اقلیتی فرقوں کا نشان ہے"۔

(ماخوذ از معلومات پاکستان صفحہ 77۔ مؤلف زاہد حسین انجم مکتبہ میری لائبریری لاہور نمبر 2)

قومی پرچم کی ساخت

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ساخت کے متعلق کچھ بنیادی معلومات پیش کر دی جائیں۔

ساخت کے اعتبار سے ہم اپنے پرچم کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

(1) کپڑا (2) چاند تارا

کپڑا: ہمارے قومی پرچم میں دو رنگ ہیں۔ ایک سفید اور دوسرا سبز۔ جھنڈے کے طول و عرض میں تین اور دو کی نسبت ہے۔ سبز اور سفید حصے میں تین اور ایک کی نسبت ہوتی ہے۔

عمارات پر لہرانے والے قومی پرچم کا سائز 3x2 فٹ ہونا چاہئے۔

قومی پرچم کے آداب

☆ بند جھنڈے کو کبھی سلامی نہیں دینی چاہئے۔

☆ قومی پرچم کسی انسان کے آگے جھکایا نہیں جا سکتا خواہ وہ ملک کا صدر یا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ طلوع آفتاب سے قبل جھنڈا لہرانا نہیں چاہئے۔ اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے اتار لینا چاہئے۔ جھنڈے کے اوپر سورج غروب نہیں ہونا چاہئے۔ قومی پرچم ہمیشہ دن کی روشنی میں لہرایا جاتا ہے۔

☆ قومی پرچم اگر خراب ہو جائے یا حکومت کے فارمولوں کے مطابق نہ ہو تو اس کو لہرانا مناسب نہیں۔

☆ قومی پرچم اگر بدرنگ ہو جائے یا ناقابل استعمال صورت اختیار کر لے تو اسے بہت احتیاط اور آرام سے تلف کر دینا چاہئے۔ جلا دینا چاہئے یا دریا برد کر دینا چاہئے۔ اگر یہ مناسب نہ ہو تو دفن کر دینا چاہئے۔ مگر یہ کارروائی لوگوں کے سامنے نہیں ہونی چاہئے۔

☆ مارچ پاسٹ کے وقت قومی جھنڈا سب سے آگے ہونا چاہئے۔

☆ ان سرکاری عہدیداروں کو اپنی کاروں پر قومی پرچم لہرانے چاہئیں جنہیں یہ اعزاز حکومت نے دے رکھا ہے۔

☆ ملک کے کسی بڑے لیڈر کے جنازے پر ملک کا جھنڈا اوڑھا جا سکتا ہے۔ ایسا عزت افزائی کیلئے کیا جاتا ہے۔ پاکستانی پرچم کا سفید حصہ ایسی صورت میں سر کی جانب ہو گا اور سبز حصہ پاؤں کی سمت

☆ بین الاقوامی تقاریب اور اجتماعات کے موقعوں پر تمام ملکوں کے جھنڈے برابر اونچائی پر لہرانے چاہئیں۔

☆ اگر ملک میں کوئی اجتماع ہو جس میں مختلف شعبوں اور تنظیموں کے جھنڈے آئے ہوں تو قومی پرچم درمیان میں لہرانا چاہئے۔ نیز یہ پرچم دوسرے جھنڈوں سے بقدر اپنے عرض کے اونچا ہونا چاہئے۔

(بحوالہ "قومی پرچم اور اس کی حرمت" صفحہ 12 تا 13 مصنفہ رحمان صدیقی ایم اے مکتبہ چشتیاں ملتان 1966ء)

قومی پرچم سرنگوں کرنا

قومی اور ملی صدمات اور سانحات کے مواقع پر اظہار غم کرنے کیلئے قومی پرچم سرنگوں کیا جاتا ہے۔ اس کا فیصلہ حکومت کرتی ہے۔ عوام یا عوام کے کسی عام ادارے یا کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی صدمے پر قومی پرچم سرنگوں کر دے۔ دو دو تین تین دن بھی قومی جھنڈا سرنگوں رکھا جا سکتا ہے۔ (ایضاً صفحہ 17)

پرچم سرنگوں کرنے کا طریقہ

پہلے قومی پرچم کو پوری طرح بلندی تک لہرا دیا جاتا ہے۔ جب انتہائی بلندی تک پہنچ جاتا ہے تو پھر کپڑے کی چوڑائی (عرض) کے برابر اسے نیچے لا کر باندھ دیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر قومی پرچم کا عرض تین فٹ ہو تو سرنگوں کرتے وقت اسے انتہائی بلندی سے تین فٹ نیچے اتار لیا جائے گا۔ (ایضاً صفحہ 17)

خدا کے حضور یہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہم سب پاکستانیوں کو اپنے پرچم کی کماحقہ عزت و تکریم کرنے اور ہمیشہ اسے سربلند رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین۔ اللھم آمین)

چاند روشن چمکتا ستارا رہے
سب سے اونچا یہ جھنڈا ہمارا رہے
اسی جھنڈے پہ اب قوم کی لاج ہے
اسی جھنڈے پہ سب کی نظر آج ہے
جان و دل سے یہ سب کو پیارا رہے
چاند روشن چمکتا ستارا رہے

قومی ترانہ پاکستان

قومی ترانے سے مراد وہ گیت ہے جس کے بول قومی روایات کے ترجمان اور جس کی دھن قوم کے جذبات سے ہم آہنگ ہو۔ ہمارے قومی ترانے کی موسیقی جس میں الفاظ نہیں تھے پہلے پہل چھاگلہ صاحب نے جو مشرقی اور مغربی موسیقی کے ماہر تھے تیار کی۔ یہ حکومت پاکستان کو پسند آئی اور اسے منظور کر لیا گیا۔ اب سوال پیدا ہوا کہ اس موسیقی کے مناسب الفاظ بھی ہونے چاہئیں جو لوگ گا سکیں۔ چنانچہ حکومت نے قومی ترانے (الفاظ) کی تحریک 1952ء میں جاری کی۔ اعلان میں کہا گیا کہ ہر پاکستانی اس مقابلہ میں حصہ لے سکتا ہے اور جو ترانہ بہترین خیال کیا جائے گا اس کے لکھنے والے کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس پر بے شمار ترانے موصول ہوئے اور ان میں سے بہترین ترانہ قرار دینے کیلئے ایک کمیٹی بنا دی گئی۔ جس کے صدر حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ پیرزادہ عبدالستار تھے۔ اس کمیٹی نے سب ترانوں پر باقاعدہ غور کیا۔ بالآخر ابوالاثر حفیظ جالندھری کا ترانہ بہترین قرار دیا گیا اور حفیظ صاحب کو دس ہزار روپیہ انعام عطا ہوا۔ اس کے تقریباً تمام الفاظ چھاگلا صاحب کے ترانے کی دھن کے مطابق ہیں۔ البتہ چند الفاظ اب بھی ایسے ہیں جو دھن میں خفیف سی تبدیلی کے متقاضی ہیں۔ مگر غالباً اس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔

قومی ترانہ کے آداب میں یہ ہے کہ جب قومی ترانہ بج رہا ہو اس وقت مؤدب کھڑے ہو جانا چاہئے اور اس وقت تک نہیں بیٹھنا چاہئے جب تک قومی ترانہ ختم نہ ہو جائے۔ اس دوران کسی بھی قسم کی گفتگو کرنا غیر مہذب ہے۔

چند مزید معلومات

قومی ترانہ سے متعلق معلومات کا مختصر خاکہ ملاحظہ کیلئے درج ذیل ہے۔

☆ پاکستان کے قومی ترانے میں کل پچاس الفاظ ہیں۔

☆ پاکستان کے قومی ترانے میں کل پندرہ مصرعے ہیں۔

☆ پاکستان کا قومی ترانہ 1954ء میں لکھا گیا۔

☆ قومی ترانہ لکھے جانے سے پہلے اس کی دھن موسیقی مرتب ہوئی تھی۔

☆ پاکستان کے قومی ترانے میں کل (38) ساز ہیں۔

☆ پاکستان کے قومی ترانے میں تین زبانوں اردو' فارسی اور عربی کا استعمال ہوا ہے۔

☆ پاکستان کا قومی ترانہ شاعری کی صنف (مخمس) میں لکھا گیا ہے۔

☆ قومی ترانے میں لفظ پاکستان صرف ایک بار آیا ہے۔

☆ پاکستان کا قومی ترانہ بجنے میں ایک منٹ بیس سیکنڈ کا وقت لگتا ہے۔

☆ پاکستان کا قومی ترانہ پہلی بار 13۔ اگست 1954ء کو نشر ہوا۔

☆ پاکستان کے قومی ترانے کی دھن حکومت پاکستان نے اگست 1949ء کو منظور کی۔

☆ حکومت پاکستان نے ابوالاثر حفیظ جالندھری کے قومی ترانے کے الفاظ کا کاپی رائٹ 4۔ اگست 1955ء کو خرید لیا تھا۔

ESTD. 1942

ZAFAR BOOK DEPOT.

77- Urdu Bazar Sargodha. Ph. 716088

شاہین مارکیٹ
بالمقابل جامعہ احمدیہ
ربوہ

ظفر بک ڈپو

احمدی بھائیوں
کی اپنی دوکان

مورخہ 14- اگست 2000ء بروز سوموار کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں (مینیجر)

معیاری فنی ٹریننگ میں اعلیٰ روایات کا حامل ایک مثالی ادارہ

انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس

جدید کمپیوٹرز پر مقبول ترین سافٹ ویئرز اعلیٰ فنی مہارت کے ساتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی الف ربوہ (فون نمبر: 213343)
E-mail:icc@fsd.comsats.net.pk

واحد ادارہ

کمپیوٹر پروفیشنل سرٹیفیکیشن انسٹی ٹیوٹ

INSTITUTE OF INFORMATION TECHNOLOGY
ADVANCED COURSES UNDER CERTIFIED TEACHERS

- ORACLE DBA TRACK (OCP)
- MCSE
- CCNA
- BASIC COURSE

داخلے جاری ہیں

مزید معلومات۔ فون 211629 - 6/50 دارالعلوم وسطی ربوہ۔ نزد ڈھوڈا ہاؤس

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ

Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12 لیگور پارک
نکلسن روڈ لاہور
عقب شوبرا ہوٹل

MUJTABA INTERNATIONAL

EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND
SPORTS PRODUCTS

284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE, PAKISTAN.

TEL: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482
FAX: (92-42) 5730970 Email: mujtaba_99@yahoo.com

نہ کھانا جلے ●○●○● نہ دیر لگے

میجسٹک سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
میٹل پلیٹ کے ساتھ

پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ۔ فون 211007

UNIVERSAL

Universal Voltage Stabilizer

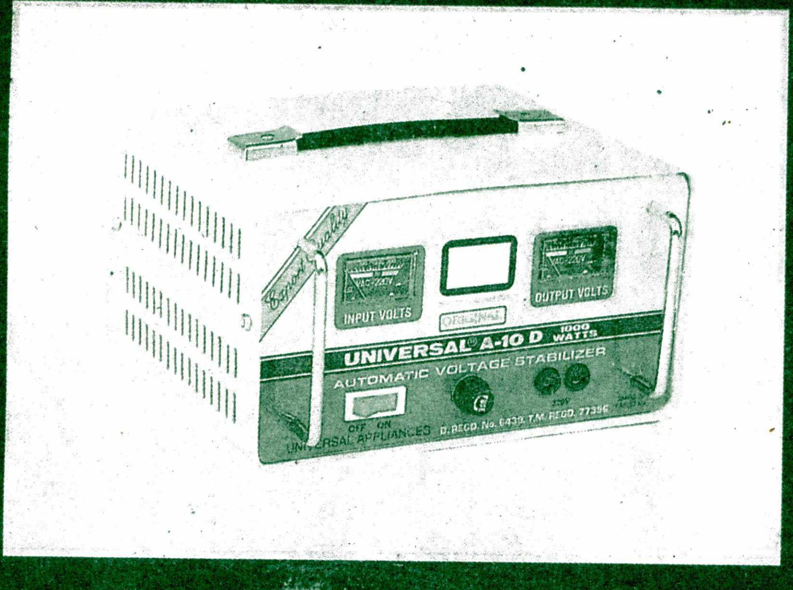

HOLOGRAM
SEAL OF GENUINENESS

UNIVERSAL APPLIANCES

SIGN OF QUALITY

® TM REGD #113314, 77396 Ⓓ DESIGN REGD # 6439 © Copyrights 4851, 4938, 5562, 5563, 5775

HASSAN TRADERS Rabwah

Guaranteed Original Stablizer

Dealers: **BHAI BHAI TRADERS RABWAH**

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ۔ فون 211434 - 212434

جائیداد برائے فروخت

اسلام آباد بلیو ایریا الیکٹرونکس مارکیٹ میں ایک یونٹ (دوکان + اوپن بیسمنٹ + 2 منزلہ فائن آفس) جس کا 42000 ماہوار کرایہ آرہا ہے۔

برائے فوری فروخت۔

رابطہ ڈائریکٹ 051-242883

E.mail: zubair102@hotmail.com

البشیرز

معروف قابل اعتماد نام

جیولرز اینڈ بوتیک ربوہ

ریلوے روڈ
گلی نمبر 1

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

شوروم ربوہ 04524-214510 - فون شوروم پتوکی 04942-3171